بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
نمبر ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش ۱۴ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۴ تبلیغ / فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بہت خراب ہے۔ ٹانگوں میں درد ہے۔ رات نیند نہیں آئی۔"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

علمی ذوق رکھنے والے احباب کیلئے خدمتِ دین کا نادر موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تحریک پر لبیک کہنے والے آگے آئیں

اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا مؤثر جواب دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے TRACKING AND MONITORING STATIONS قائم کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں کسی کتاب یا رسالہ یا اخبار میں اسلام پر اعتراض ہوں انہیں اکٹھا کیا جائے اور حسبِ ضرورت مرکز میں علماء سے ان کے مؤثر جواب تیار کروائے جائیں۔

یہ اہم کام نہ تو صرف ایک جگہ پر ہو سکتا ہے نہ چند افراد اسے انجام دے سکتے ہیں بلکہ ہر ملک میں احمدی احباب کو اس میں بھرپور حصہ لینا ہوگا اس کے لئے پہلا قدم تو کتب کی فہرستیں مرتب کرنا ہے۔ جو پڑھے لکھے بالخصوص لائبریرین، ریسرچ سکالرز اور علمی اداروں سے متعلق احباب بآسانی سرانجام دے سکتے ہیں۔ فہرستیں مرتب ہونے کے بعد ایسے احباب جو نسبتاً زیادہ علمی ذوق رکھتے ہوں اور اپنا وقت پیش کریں ان کے سپرد یہ کتب کی جائیں گی جو مطالعہ کے بعد اعتراضات کی نشاندہی کریں گے۔ پھر مرکز میں علماء اعتراضات کے جوابات تیار کریں گے۔

حضور نے اس ضمن میں فرمایا :۔

"پاکستان کے دیگر احمدیوں سے بھی واقفین اس رنگ میں طلب کئے جائیں جو اپنے آپ کو اس بات کے لئے وقف کریں گے۔ اپنی جگہ رہتے ہوئے، یہاں آکر باقاعدہ حاضری دینے کی ضرورت نہیں۔ اپنے مقامات پر اپنے کاموں میں مصروف وہ وقت پیش کریں گے کہ فلاں فلاں کتاب جو بھی ان کے لئے مقرر کی جائے اس کا جواب لکھنے کے لئے جس تحقیق کی ضرورت ہے وہ اس میں تحقیق کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لائبریریاں ہیں کراچی میں، لاہور میں اور بڑے شہروں میں اور اسلام آباد میں۔ وہاں تحقیق کے بڑے مواقع موجود ہیں۔

شامیں اپنی وقف کریں۔ راتوں کو بے شک گیارہ بجے گھر لوٹیں لیکن یہ خدمت کا کام ہے جو ان کو کرنا چاہیئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بابرکت تحریک کے مطابق افراد صاحبان جماعت احمدیہ پاکستان بالخصوص بڑے شہروں کے افراد صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایسے دوست جو اپنے اپنے مقامات پر رہ کر مطالعہ کتب و علمی تحقیق کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ ان کی فہرستیں معہ کوائف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائیں

(کوائف :۔ نام، ولدیت، عمر، تعلیم، پیشہ، کتنے گھنٹے روزانہ وقت دے سکتے ہیں)

بیرون پاکستان مقیم احباب مشنری انچارج صاحبان کی معرفت اپنے کوائف حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

اب تک جن احباب نے اپنی خدمات پیش کی ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے :۔

پاکستان :۔

۱۔ مکرمہ نجمۃ النساء صاحبہ بنت حمید اللہ خان صاحب ربوہ۔ ۲۔ مکرم محمد عبدالمالک صاحب (عالم جمالی) بی کام جھنگ۔ ۳۔ مکرم حمید المحامد حامد صاحب ایم۔ اے اسلام آباد۔ ۴۔ مکرم محمد یعقوب امجد صاحب ایم۔ اے کھاریاں۔ ۵۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب ایم۔ اے کوئٹہ۔ ۶۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب میانوالی۔ ۷۔ مکرم عبدالباسط خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب کوئٹہ۔ ۸۔ مکرم مرزا نذیر حسین صاحب (مرہم عیسیٰ) ربوہ۔ ۹۔ سکوئیڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) مشتاق احمد شائق صاحب اسلام آباد۔ ۱۰۔ مکرم قیصر نواز صاحب راولپنڈی ۱۱۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی کراچی۔ ۱۲۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال۔ ۱۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈگ روڈ کراچی۔ ۱۴۔ مکرم محمود احمد صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ ۱۵۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ کراچی۔ ۱۶۔ مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ایم۔ اے ربوہ۔ ۱۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ربوہ۔ ۱۸۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایم آر سی پی ڈی سی ایچ ربوہ۔ ۱۹۔ مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب صادق ایم اے ربوہ۔ ۲۰۔ مکرم شاہین سیف اللہ صاحب بی ایس سی انجینئرنگ ربوہ۔ ۲۱۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ربوہ۔

انگلستان :۔

۲۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ ۲۳۔ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب ایڈیٹر مسلم ہیرلڈ۔ ۲۴۔ مکرم مطیع اللہ صاحب ورد۔ ۲۵۔ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب۔ ۲۶۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ورک۔ ۲۷۔ مکرم ندیم ونڈرمین صاحب ۲۸۔ مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب۔ ۲۹۔ مکرم ولید احمد صاحب کھوکھر۔ ۳۰۔ مکرم دبیر احمد صاحب بھٹی۔ ۳۱۔ مکرم الیاس خان صاحب بیرسٹر۔ ۳۲۔ مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی۔ ۳۳۔ مسٹر لقمان واٹسنگ۔ ۳۴۔ مسٹر ناصر احمد وارڈ۔ ۳۵۔ مسٹر احمد بھٹو۔ ۳۶۔ مسٹر فیض رسول صاحب۔ ۳۷۔ مکرم محمد احمد صاحب حامی۔ ۳۸۔ مکرم رجب علی صاحب۔ ۳۹۔ مکرم ناصر سکونر (SCRIVENER)۔ ۴۰۔ مکرم محمد فضل الحق صاحب۔ ۴۱۔ مکرمہ صالحہ عبدالکریم صاحبہ۔ ۴۲۔ مکرمہ سائرہ ساقی صاحبہ۔ ۴۳۔ مکرمہ ساجدہ مبشرہ بارٹلے پول۔ ۴۴۔ مکرمہ خدیجہ نذیر صاحبہ۔ ۴۵۔ مکرمہ سلمیٰ مبارکہ خان صاحبہ۔ ۴۶۔ مکرمہ روحی شاہ صاحبہ

باقی صفحہ پر

● خاکسار ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہوگیا ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے پھر ساتھ ہی مجھے گردے کی تکلیف بھی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور پہلے سے بڑھ کر مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میرا ایک بچہ سیرالیون میں نصرت جہاں سکیم کے تحت طبی خدمات بجا لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحیح رنگ میں خدمت انسانیت کی توفیق بخشے۔ میری بیوی دل کی مریضہ ہے اس کی کامل شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اخبار میں جلد از جلد شائع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناصر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور)

● اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم عبدالشکور انیس سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئرنگ میں بی ایس سی کی ڈگری ۷۳ فی صد سے زائد نمبر لے کر حاصل کرلی ہے۔

جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اسلام، احمدیت اور مادرِ وطن کی خدمت کے جذبہ کے ماتحت علم میں شاندار ترقیات عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی رضا کا باعث بنائے۔ آمین۔

(میاں عبدالحی مبلغ انڈونیشیا حال ربوہ)

● میرا بچہ عزیزم سید علی حماد ابن سید جواد علی صاحب آٹھویں جماعت کا بورڈ کا امتحان دے رہا ہے۔ جو ۱۳ فروری سے شروع ہے احباب میرے بچے اور دوسرے تمام احمدی بچوں کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو نیک صالح خادم دین فرمانبردار اور تندرست زندگی والے بنائے۔ آمین۔

(بیگم سید جواد علی۔ ربوہ)

● برادرم مکرم عبدالحمید صاحب عارف ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ابن مکرم سیٹھ عبدالکریم صاحب مرحوم کی تقریب شادی محترمہ صائمہ اسحٰق بنت مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد سے انجام پائی۔ یکم فروری ۸۳ء کو بارات ربوہ سے فیصل آباد گئی۔ اس سے اگلے روز مکرم عبدالحمید صاحب کے گھر واقع دارالرحمت غربی میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی دیگر احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین۔

(ملک نسیم احمد دارالرحمت وسطی)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ
۱۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی غرض

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری نوعِ انسانی کی طرف قیامت تک کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپؐ نے اپنی بعثتِ عامہ کے پیشِ نظر اپنی بعثتِ مبارکہ کی غرض یہ بیان فرمائی کہ:۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

(کنز العمال جلد ۲)

یعنی مَیں تو اسی لئے مبعوث ہُوا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ آپؐ کی بعثت اس لئے ظہور میں آئی کہ آپؐ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کرکے اور اپنی ذات والا صفات میں ان کا عملی نمونہ پیش کرکے پوری نوعِ انسانی کو اخلاق کا درس دیں اور انہیں اخلاقِ حسنہ کے اُس ارفع و اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی راہ بتائیں۔ جسے روحانیت کی معراج قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے اخلاقِ حسنہ کو محبتِ الٰہی کے زیرِ اثر فنافی اللہ اور موافقت باللہ کی معراج تک پہنچا کر ان کی تکمیل کا فریضہ اِس شان سے انجام دیا کہ آپؐ نے وحشی انسان کو انسان بنا کر، انسان سے با اخلاق انسان بنایا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ خدانما انسان بنا کر اسے روحانیت کی معراج تک جا پہنچایا۔ یہ اتنا عظیم الشان انقلاب تھا کہ اس سے پہلے کبھی رونما نہ ہُوا تھا۔

اخلاقِ حسنہ کی اِس تکمیل کے پیشِ نظر ہی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ انسان اخلاقِ حسنہ کا درجہ کمال حاصل کرے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا (ترمذی)

مسلمانوں میں کامل ایمان اُس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

چونکہ اخلاقِ حسنہ میں درجۂ کمال کا حصول انسان کے کامل الایمان ہونے کی علامت ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ایسا کامل الایمان خدا کو سب سے زیادہ پیارا ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ اَحْسَنُھُمْ اَخْلَاقًا (طبرانی)

اللہ کے بندوں میں اللہ کا سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

اخلاقِ حسنہ میں کمال کی وجہ سے جو شخص اللہ کو سب سے پیارا ہے لازمی بات ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی سب سے زیادہ پیارا ہوگا۔ اسی لئے آنحضورؐ نے فرمایا:۔

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَۃِ مَجَالِسَ مَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَۃِ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا (احمد بن حنبل و طبرانی)

تم میں میرا سب سے پیارا اور آخرت میں نشست میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہیں جو تم میں خوش خلق ہیں۔ اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور وہ ہوں گے، جو تم میں بداخلاق ہیں۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث سے ظاہر ہے کہ ایمان کے دعویدار اللہ اور رسولؐ کے کبھی پیارے نہیں ہو سکتے۔ جو بداخلاق ہونے کے باعث ایمان اور اخلاقِ حسنہ میں کمال حاصل کرنے کی اہلیت سے ہی عاری ہوں۔ انہیں اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی اور ان کا قرب کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے تو اللہ اور رسولؐ کی ناراضگی اور ان سے دوری مقدر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو خیر امۃ قرار دے کر ان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اخلاقِ حسنہ میں کمال حاصل کرکے باقی دنیا کو اخلاق کا درس دیں اور تمام دوسرے بنی نوع انسان کو با اخلاق ہی نہیں بلکہ درجہ بدرجہ انہیں باخدا اور خدانما انسان بنائیں۔ اسی لئے فرمایا:۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ:۔ تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں (کی راہ نمائی) کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی (اخلاقِ حسنہ) کی ہدایت کرتے ہو اور بدی (بداخلاقی) سے روکتے ہو۔

اگر خدانخواستہ خود مومن ہی اخلاقِ حسنہ سے عاری ہو کر خیر امۃ کہلانے کا استحقاق کھو بیٹھیں تو خدا تعالےٰ کو اس سے زیادہ ناراض کرنے والی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ باقی دنیا کے بداخلاق رہنے اور باخدا اور خدانما وجود نہ بن سکنے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوگی۔ اخلاقِ حسنہ کے نتیجہ میں ہی انسان کو نیکیاں بجالانے اور دوسروں کے لئے نفع رساں وجود بننے کی توفیق ملتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

"روحانی و اخلاقی قدروں کا جنازہ"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں رانا محمد سرور صاحب کا ایک مضمون "قوموں کا عروج و زوال اور اخلاق" کے زیرِ عنوان شائع ہُوا ہے اس میں وہ رقمطراز ہیں:۔

"آج ہماری اخلاقی حالت وہی ہے جس کو مورخین نے ملک و قوم کے حق میں زہرِ قاتل قرار دیا ہے۔ کسی میں اتنی جرأت ہے کہ وہ نوشتہ دیوار پڑھ سکے اور اسے دوسروں کو سنا سکے؟ ؎

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

تاریخ ایک آئینہ ہے اگر کوئی قوم پسند کرے تو وہ اس میں ماضی کے علاوہ آنے والے دَور کی تصویر بھی دیکھ سکتی ہے۔ ہمارا حال ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ہم اپنے کندھوں پر روحانی و اخلاقی قدروں کا جنازہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دَور میں نفسا نفسی کا وہ عالم ہے کہ الامان والحفیظ۔ مادی قدریں ہر شعبۂ زندگی کا محور بن گئی ہیں۔ سیاست ہو یا معیشت یا تعلیم سب میں انہی کی کارفرمائی ہے۔ دنیا میں انہماک اور عافیت سے چشم پوشی، چور بازاری بے ایمانی، احساسِ فرض کا فقدان اور اسی طرح کے بے شمار اخلاقی و معاشرتی عیوب مادہ پرستی کے عروج اور اخلاقی اقدار کے انحطاط کا شاخسانہ ہیں۔ عشرت امروز ہمارا فلسفہ ہے۔ لذت اور مسرت ہماری زندگی کی غایات ہیں۔ اور نشاطِ لمحۂ حاضر خیر برتر بن گئی ہے۔ جدید ترین آسائشیں ہمارا اوڑھنا اور بچھونا اور نزاکت و تن آسانی ہمارا شعار

نفاق کی یہ حالت ہے کہ جنہیں اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہونا چاہیئے تھا دشمنوں سے شیر و شکر اور آپس میں دست و گریباں ع

کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

جو قوم غیروں کی ثقافت کی اتنی گرویدہ ہو کہ دشمن کی آوازوں کو فردوسِ گوش اور صورتوں کو جنتِ نگاہ تصوّر کرے وہ اپنی ثقافت کی کیوں اور کیسے حفاظت کرے گی؟ ع

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ است

زبانوں پر مصلحتوں کے تالے اور پاؤں میں اندیشوں کی زنجیریں ہیں۔ حق گوئی و بے باکی کی روایت خال خال ہی نظر آتی ہے۔"

("نوائے وقت" لاہور بابت ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء ص ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہی قادیان ہے

مکرم عبدالرؤف لودھی صاحب — (مظفر گڑھ)

پچھلے سال ماہ دسمبر میں ہم نے قادیان دیکھا قادیان والے دیکھے اور رب العزت کے وہ نشان بھی دیکھے جو حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کے منہ بولتے ثبوت ہیں جو آج بھی دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اللہ کی قدرت کے نظارے دیکھو۔ یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۷۹ء سے قبل میرا نظریہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف اس قدر معاندانہ تھا کہ میرے لیے اس پاک بستی کا نام سننا تک بھی گوارا نہ تھا لیکن جونہی جماعت احمدیہ میں شمولیت کے لیے شرف بیعت حاصل ہوا تبھی سے اس بستی قادیان کو بچشم خود دیکھنے کی تمنا پروان چڑھتی رہی۔ الحمد للہ کہ ایک طویل اور صبر آزما انتظار کے بعد اللہ تعالیٰ نے اک صورت پیدا فرمائی اور مجھے اپنی اہلیہ اور چھوٹے بیٹے کے ساتھ وہاں جانے کا موقعہ میسر آگیا۔ بٹالہ سے گاڑی قادیان کی طرف چلی تو راستے میں ہی منارۃ المسیح نظر آیا۔ دل خوشیوں سے بھر گیا۔ قادیان پہنچ کر جو جو کچھ دیکھا اس کی تفصیل تو اس مضمون میں بیان نہ ہو سکے گی البتہ جن احساسات نے میرے ذہن کو بار بار جھنجوڑنا شروع کیا انکی ایک فلم سی تصورات میں آتی رہی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کوئی صالح بندہ یا رسول اللہ تعالیٰ کے اذن سے کوئی تحریک یا سلسلہ شروع کرتا ہے تو شروع شروع میں غرباء ہی اس داخل ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر دنیا یہی کہتا رہی ہے کہ "ما نرٰىك اتبعك الا الذين هم اراذلنا بادی الرأی" - لیکن اس میں حکمت ہوتی ہے کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ یہ تحریک یا یہ سلسلہ محض مال و زر کے بل بوتے پر یا کسی شخصی جاہ و حشمت یا حکومتی رسوخ سے ہی پھیلا اور چونکہ اللہ تعالیٰ منکروں کو ایک معجزہ کے رنگ میں ہی دکھانا چاہتا ہے کہ دیکھو! جنہیں تم نچلے درجہ کے اور بے یار و مددگار سمجھتے تھے انہوں نے اپنے تقویٰ اور خدائے واحد و یگانہ پر پختہ ایمان کی طاقت سے کیا کچھ کر دکھایا۔ یقیناً زمانے کے حالات اور ضروریاتِ زندگی کے مطابق ہر تحریک کو نفسانی قربانیوں کے ساتھ ساتھ مال و زر کی بھی ضرورت آن پڑتی ہے اور غرباء بظاہر اپنے آپ میں اتنی سکت نہیں رکھتے کہ مناسب اور ضروری اخراجات پورے کرنے کے لیے مال و زر کی قربانی اتنی فراوانی سے دے سکیں لیکن جو سلسلہ من جانب اللہ ہوتا ہے اس کے فروغ کے لیے غیب سے ایسے ایسے سامان مہیا ہوتے ہیں کہ عام عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ کے بارے میں بھی فہم و ذہانت والے سوچتے ہیں اور غور کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ بھی اپنی ابتدائی زندگی میں کس طرح غرباء کی جماعت رہی حتیٰ کہ قادیان کی بستی کو بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اشعار سے ابتدائی صورتِ حال کا بھی پتہ چلتا ہے:۔

- میں تھا غریب بیکس و گمنام و بے ہنر
  کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
- لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
  میرے وجود کی تھی کسی کو خبر نہ تھی
- اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
  قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
- کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
  لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے برکنار

تو ہوا یوں کہ حضرت اقدس کو ۱۸۷۶ء میں اللہ تعالیٰ نے الہام سے نوازا کہ "والسماء والطارق"۔

اور اس الہام کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں۔

"اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا "والسماء والطارق" یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔ اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا۔ ..... اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروبِ آفتاب فوت ہو گئے"

(کتاب البریہ ص ۱۵۹ - ۱۶۲ حاشیہ)

اور پھر اس کے ساتھ ہی حضور کو یہ الہام بھی ہوتا ہے کہ "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" تو اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں

"جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے (یعنی والسماء والطارق۔ ناقل) تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا"

(کتاب البریہ ص ۱۶۱ اور ۶۲ حاشیہ)

مقصد یہ کہ چونکہ طارق رات کے وقت آنے والے کو کہتے ہیں تو حضرت اقدس نے جان لیا کہ اس سے موت کے آنے کا اشارہ ہے اور یہ الہام ماتم پرسی کے طور پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کی۔ اور آنے والی تکالیف کے بارے میں آپ کو تسلی دی۔ اور چونکہ آپ کے خاندان کے لیے آپ کے والد صاحب کی آمدنیوں سے گزر اوقات وابستہ تھی اور بہت ساری جائیداد جو ان کی زندگی تک انہی کے پاس رہی تھی تو لامحالہ طور پر اس الہام سے آپ کو بوجہ بشریت یہ گمان ہوا کہ جب والد صاحب فوت ہو جائیں گے تو گزر اوقات کے ذرائع انتہائی محدود ہو کر رہ جائیں گے کیونکہ یہ اندازہ بھی ہو چکا تھا کہ جائیداد کا اکثر حصہ خاندان کے دوسرے افراد یعنی شریکوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے عزا پرسی کے ساتھ ساتھ ایک عظیم پیشگوئی سے بھی آپ کو نوازا کہ۔

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

یعنی کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی تسلی تھی اور خدا کی قدرت کہ آپ کے خاندان میں تنازعات ہوئے جس کی وجہ سے جائیداد سے متعلق خاندان میں بہت سارے دعوایدار کھڑے ہو گئے آپ کے بڑے بھائی صاحب جائیداد کے منتظم تھے اور انکا رشتہ داروں سے اختلاف بھی رہا تو حضرت اقدس نے انہیں مشورہ دیا کہ ان کو شرکاء کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ مگر انہوں نے یہ مشورہ نہ مانا۔ بالآخر عدالت کی طرف سے جائیداد کا ۲/۳ حصہ مخالفین کو ملا اور ۱/۳ حصہ آپ کے اور آپکے بھائی صاحب کے حق میں آیا جو مخالفین کی نسبت ہی تھوڑا تھا۔ اگرچہ جو حصہ آپ کے حق میں آیا وہ آپ کی سادہ بود و باش کے لحاظ سے کافی تھا لیکن وہ عظیم کام اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ کو انجام دینے تھے ان کے لحاظ سے یہ حصہ تو نہ ہونے کے برابر تھا۔ جبکہ انہی دنوں براہین احمدیہ جیسی معرکۃ الآراء کتاب کی اشاعت ہو رہی تھی اور ابھی اس کے چار ہی حصے شائع ہوئے تھے کہ مزید اخراجات باری باری منہ کھولے سامنے آتے گئے۔ اور حضرت اقدس تو چاہتے تھے کہ ہندوؤں، عیسائیوں، اور سکھوں کے جو اعتراضات اور الزامات دین اسلام پر ہو رہے تھے ان کی تردید معہ دلائل ہوتی رہے لیکن حیرت ہے کہ اپنے ہی مسلمانوں میں سے بعض کوتاہ اندیش لوگوں نے بھی مخالفت کے طوفان کھڑے کر دیئے حتیٰ کہ آپ کا تبلیغی مصروفیات مخالفت کی مشکلات کے بوجھ تلے دبنا شروع ہو گئیں۔ اس سے ہر صاحب فہم انسان خوب اندازہ لگا سکتا ہے کہ جس شخص پر پرایوں کے ساتھ ساتھ اپنے حملہ آور ہونے لگیں تو اس کے لیے اپنے آپ کو بھی سنبھالنا کس قدر ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور اہم بات یہ بھی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو بتایا کہ مسیح ناصری تو اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے اور نازل ہونے والے مسیح موعود وہ خود ہی ہیں تو انہوں نے اتنے نامساعد حالات کے باوجود اس حقیقت کا اعلان کر دیا۔ نتیجہ کے طور پر وہ لوگ جو اس وقت تک آپ کے ساتھ تھے جدا ہو گئے۔ اور صرف چالیس افراد نے آپ کی بیعت کی اور یہ تعداد مبائعین اتنی قلیل تھی کہ بظاہر وہ عظیم کام ان کی معیت میں انجام دینا ناممکن سا ہو گیا تھا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو چنا۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو یہ حکم بھی ہوا کہ آپ قادیان میں مہمان خانہ تعمیر کریں اور ہر شخص کو دعوت دیں کہ وہ قادیان آئیں وہ رہ کر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کریں اور اگر کوئی شکوک انکے دلوں میں ہوں تو ان کو رفع کریں۔ سوچنے والی بات ہے کہ قریباً تمام معاونین کا آپ سے جدا ہو جانا، اشاعتِ اسلام کے کاموں میں روز بروز توسیع ہوتے رہنا اور پھر اس پر مزید بوجھ یہ بھی پڑ جانا کہ مہمان داری کے اخراجات سے نمٹتے رہیں۔ یہ سب کچھ محدود ذرائع آمدنی میں سے کیونکر ممکن تھا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان چند (چالیس مبائعین) انسانوں کو اتنی ہمت بخشی کہ وہ آپ کے ساتھ نہ صرف انتہائی مخلص رہے بلکہ ہر قسم کی جسمانی اور ذہنی تکالیف کا بھی صبر و استقلال کے ساتھ سامنا کرتے رہے۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا وعدہ "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" تھا جو ان سب ان ہونے کاموں کی تکمیل کر رہا تھا پھر بہت سے لوگوں کو حالات کا شکار ہو کر ہجرت کرنی پڑی۔

ہجرت کے لیے انہیں قادیان سے زیادہ موزوں جگہ اور کوئی نظر نہ آتی تھی۔ تو ان کے قادیان پہنچنے پر قلیل ذرائع آمدنی والے مہمان خانہ کے اخراجات میں جو اضافہ ہوا۔ اس کا اندازہ اہل بصیرت لوگ خوب لگا سکتے ہیں۔ کہ اس سے نمٹنا کس قدر مشکل ہو گیا ہو گا۔ ان تمام نامساعد اور ناقابل برداشت حالات کے باوجود ۱۸۹۸ء میں حضرت اقدس نے جماعت کے بچوں کی دینی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ہائی سکول بھی کھولا جس کی وجہ سے اخراجات کا بوجھ مزید بڑھ گیا۔ پھر ایک رسالہ انگریزی زبان میں ایک اردو ماہوار اشاعتِ اسلام کے لیے جاری کیا۔ یہ سب مہمات حضرت اقدس کی زندگی میں جاری ہوئیں جبکہ نہ تو دنیاوی ذرائع آمدنی اتنے تھے اور نہ ہی آپ کے چند جانثاروں میں دنیاوی لحاظ سے اتنی سکت تھی کہ ادھر ادھر کے تمام اخراجات کا باآسانی مقابلہ کر سکیں۔ کیا یہ غور کرنے کا مقام نہیں کہ پھر وہ کونسی طاقت تھی جس نے اتنے بھاری بوجھ اٹھائے؟ جواب سیدھا سا ہے کہ یہ کوئی انسانی کاروبار تو نہ تھا کہ جسے چلانے کے لیے صرف مال و زر کافی ہو جاتا۔ ہاں یہ سب کچھ اس لیے ہو گیا کہ اس عظیم مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ایک عظیم تر قادر و توانا ہستی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات باری خود مصروفِ کار تھی اور اسی قادر توانا نے ہی تو حضرت اقدس کو سکینت کا یہ پیغام دیا تھا کہ۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ۔ دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ کسی بھی پروجیکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو چلانے کے لیے باقاعدہ پلاننگ کرنی پڑتی ہے جس کے لیے اعلیٰ دماغ کے مستند اور کوالیفائڈ ماہروں کی ضرورت ہوتی ہے، فنانس کے انتظام کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ جس میں کارکنوں کی مختلف استعدادوں کے لحاظ سے مشاہروں کا خیال بھی شامل ہوتا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس عظیم کام کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کے کمزور انسانی کندھوں پر ڈالی وہ بغیر کسی پلاننگ کے، بغیر کسی قسم کی ترغیب کے اور بغیر کسی پیشگی مالی انتظام کے خوش اسلوبی کے ساتھ انجام کو پہنچتا رہا۔ اور آج اس کے نتائج ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ کہ یہ وہی قادیان ہے جس کی بدولت دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں دینِ اسلام کی تبلیغ کا ڈنکا نہ بجا ہو۔ یہ وہی قادیان ہے جسے آس پاس کے قصبے بھی نہ جانتے تھے کہ یہ بستی ہے کدھر کو۔ مگر آج چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ ہے حتیٰ کہ اسی کے نام کی بدولت ایک اور گمنام زمین بھی ربوہ کے نام سے اتنی معروف ہو چکی ہے کہ ہر دوست دشمن اسے خوب جانتا اور پہچانتا ہے۔

ہاں! یہ وہی قادیان ہے جہاں سے ایک صالح بندہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم سے مگر دنیاوی لحاظ سے انتہائی کس مپرسی کی حالت میں اٹھا اور کیا ایشیا اور کیا یورپ اور کیا امریکہ۔ غرضیکہ دنیا بھر کے مذاہب اور مکاتیب فکر کے لیے ایک چیلنج ہستی بن گیا۔ ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

اور یہ وہی قادیان ہے جہاں سے پرانے تو پرانے اپنوں نے بھی اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے دعوے کئے تھے مگر صد افسوس کہ آج ان میں سے کوئی ایک بھی وہاں نظر نہیں آتا حتیٰ کہ جس خانۂ خدا کو اینٹ سے اینٹ بجا دینے والے دعووں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا آج وہ بھی جائے عبرت بنا ہوا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

یہ وہی قادیان تو ہے جہاں اگرچہ مٹھی بھر غریب درویش بستے ہیں جو چاروں طرف سے ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں میں گھرے ہوئے کے باوجود مینارۃ المسیح سے بانگ بلند اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ کی صدا بلند کرتے ہیں۔

یہ وہی قادیان تو ہے جہاں تمام اکنافِ عالم سے کیا امیر کیا غریب اور کیا ایشیائی کیا یورپی اور کیا گورے کیا کالے اور کیا بچے کیا بوڑھے اور کیا عورتیں کیا مرد۔ الغرض تمام اقوام عالم کے منتخب ذہین و فطین لوگ دیوانوں کی طرح جوق در جوق آتے ہیں اور اس مردِ خدا کی ہمتوں کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے اک چھوٹی سی کوٹھڑی (بیت الدعاء) میں انتہائی گریہ وزاری کے ساتھ دین اسلام کی تجدید و ترقی کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اور جب اپنے اپنے ممالک کو واپس جاتے ہیں تو وہاں کے فرزانوں کے سامنے اللہ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سناتے ہیں۔

آخر میں۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ ان پر راضی ہو) کے ہی الفاظ میں یہ عاجز ہر ذی فہم کے سامنے یہ سوال رکھتا ہے کہ:۔

"آج دنیا کا کوئی بر اعظم نہیں جس میں مسیح موعود کی جماعت نہیں اور کوئی مذہب نہیں جس میں سے اس نے حصہ وصول نہیں کیا۔ مسیحی، ہندو، بدھ، پارسی سکھ، یہودی، سب قوموں میں سے اس کے ماننے والے موجود ہیں اور یورپین، امریکن، افریقن اور ایشیا کے باشندے اس پر ایمان لائے ہیں۔ اگر جو کچھ اسنے قبل از وقت بتا دیا تھا اللہ تعالیٰ کا کلام نہ تھا تو وہ کس طرح پورا ہو گیا؟ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ وہ یورپ اور امریکہ جو اس سے پہلے اسلام کو کھا رہے تھے مسیح موعود کے ذریعہ سے اب اسلام ان کو کھا رہا ہے ..... وہی اسلام جو دوسرے فرقوں کے ہاتھ سے شکست پر شکست کھا رہا تھا اب مسیح موعود کی دعاؤں سے دشمن کو ہر میدان میں نیچا دکھا رہا ہے اور اسلام کی جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔"

(دعوت الامیر ص ۲۵۶)

یقیناً یہ وہی قادیان ہے جہاں پورے ساڑھے سات سو سال بعد سرزمین اندلس (سپین) کی مسجد بشارت کا پہلا سوتا پھوٹا۔ اور اگر یہ سچ نہیں تو ؎

کوئی بھی منتری ہمیں دنیا میں دو دکھا
جس فضل ہو یہ عنایات یہ عطا

(ادارہ بقیہ صفحہ ۲)

مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاقِ حسنہ کو نیکیوں کی کلید قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے (حتیٰ کہ) زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے، اعصاب پر اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاقِ فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا۔ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آسکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۷۶)

مجلس خدام الاحمدیہ نور راولپنڈی کی یک روزہ تعلیمی و تربیتی کلاس

مورخہ ۲۰ جنوری بروز جمعرات بعد از نمازِ عشاء مجلس خدام الاحمدیہ قیادت مسجد نور راولپنڈی کی یک روزہ تعلیمی و تربیتی کلاس مکرم میاں عبد القدوس صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے خدام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی تقریر بذریعہ کیسٹ سنائی گئی۔ رات ۸ بجے کلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت۔ حمد اور نظم کے بعد مقررین نے مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر کیں۔

۱۔ اطاعت۔ ۲۔ مسیح ہندوستان میں۔ ۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود۔ ۴۔ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ ۵۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

مکرم احمد علی قمر صاحب چند سال پہلے احمدی ہوئے تھے انہوں نے اپنی قبولِ احمدیت کے واقعات سنائے سب سے دلچسپ مخل سوالوں جواب کی تھی۔ مکرم قائد صاحب نے اپنی تقریر میں تمام مجلسی شعبوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز خدام کو اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرنے کی تلقین کی۔ اصلاح و ارشاد کے پروگرام کی طرف بھی خدام کو توجہ دلائی گئی۔ رات ½۱۱ بجے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ خدام نے رات مسجد ہی میں بسر کی۔ نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعد میں نمازِ فجر کے بعد اختتامی دعا ہوئی۔ اور خدام کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔

نہایت سرد موسم کے باوجود اس کلاس میں مجلس کے ۶۶ خدام نے شرکت کی۔

(مرتبہ عطاء الرحمٰن محمود۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مُراد کی صنعتی نمائش

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۶ مُراد ضلع بہاولنگر نے مورخہ ۲۸ ½ بروز جمعۃ المبارک ایک شاندار صنعتی نمائش منعقد کی۔ اس نمائش میں مجلس کے ۲۵ خدام اور اطفال کے ہاتھ کی بنی ہوئی ۳۲ اشیاء اور ماڈل رکھے گئے تھے۔

جملہ احباب جماعت نمازِ جمعہ کے بعد اس نماز کے مشاہدہ کے لیے تشریف لائے۔ اور اپنی اپنی پسند کا اظہار کیا۔ اس نمائش میں خاص طور پر مندرجہ ذیل اشیاء دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایک پنکھا۔ سوال و جواب کا ایک بورڈ۔ بیلوں والی پنجالی۔ تین صوفے اور ایک لوہے کی کرسی۔ خدام اور اطفال میں مقابلہ کی روح اور ایک دوسرے سے بڑھ کر اچھے ماڈل اور صنعتی اشیاء بنانے کا شوق پیدا کرنے کے لیے نمائش میں رکھی گئی اشیاء اور ماڈلز کا مقابلہ کروایا گیا۔ جیتنے والے خدام کو عنقریب انعامات دیئے جائیں گے

یہ صنعتی نمائش تقریباً ½۱ گھنٹہ جاری رہی۔ آخر میں صنعتی کلاس منعقد ہوئی جس میں ۳ خدام اور ۸ اطفال کو چارپائی بُننے کا ہنر سکھایا گیا۔

(عطاء الرحمان محمود مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں۔ اور اپنے ربّ العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک:۔

واقفینِ عارضی کی مساعی اور تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ وقف عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے ایک نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ نمونۃً درج ہے۔ جو حال میں ہی وقفِ عارضی کر کے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزا دے، اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

قسط نمبر ۹

— مکرم بدرالزمان صاحب آف ہری کشن روڈ کوٹہ فیصل آباد میں اپنا دو ہفتے کا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے حلقہ کے عہدیداروں کے بنانے کے متعلق بعض افراد سے ملاقاتیں کر کے انہیں باجماعت نماز ادا کرنے کی تحریک کی۔ نماز عشاء اور فجر کے بعد بچوں کو پڑھانے کا بندوبست کیا جس میں خدام واطفال کی کلاس لگائی گئی۔ ۱۰ خدام کو اذان کے بعد کی دعا اور دعائے قنوت پانچ دنوں میں یاد کرائی۔ دو دوستوں سے وقفِ عارضی کے فارم پُر کرائے۔ ۴ اطفال کو نیت نماز اور دعا بین السجدتین یاد کرائی۔ خاکسار نے تمام احباب کو وقفِ عارضی کی اہمیت وضرورت اور اس کے فوائد وبرکات بتائیں اور تحریک کی کہ وہ بھی اس مبارک سکیم میں ضرور شامل ہوں۔"

— مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ آف دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸ حلقہ لیاقت آباد میں اپنا وقفِ عارضی گزارنے کے بعد دوسرے ہفتے کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔

"خاکسار باقاعدہ دو دوستوں کو بعد نماز فجر قرآن کریم پڑھاتا رہا۔ بعض افراد کو مناسب رنگ میں مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کی تحریک کی۔ جمعہ کے روز حلقہ کا تربیتی اجلاس منعقد کروایا جس میں کلو اجمیعاً کا بھی پروگرام رکھا گیا۔ احباب سے فرداً فرداً ملاقاتیں کر کے انہیں وقفِ عارضی کی نہایت ہی مبارک سکیم میں حصہ لینے کی جس کے نتیجہ میں سات افراد نے اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ کیا۔ خدا کے فضل سے حلقہ میں کافی بیداری پیدا ہوئی اور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے والوں کی حاضری میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔"

— مکرم عبدالرحیم صاحب آف چک ۶۹ ر ب گھیسٹ پور، کنجروڑ ضلع سیالکوٹ میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے سب احباب سے رابطہ قائم کر کے بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی اور تلقین کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسجد میں تشریف لا کر نماز باجماعت ادا فرمایا کریں۔ بعد نماز فجر باقاعدہ اطفال کو قرآن کریم پڑھاتا رہا۔ مسجد میں قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس دیتا رہا۔ وقفِ عارضی کی یہ مبارک تحریک اپنے اندر اتنے فوائد رکھتی ہے کہ اس کا بیان کرنا ناممکن ہے۔ خاکسار کو بفضلہ تعالیٰ ہر سال اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا موقعہ ملتا ہے جس طرح عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اس مبارک تحریک میں حصہ لینے سے اپنے خاص فضلوں سے نوازا ہے ان کا شمار میری طاقت سے باہر ہے۔ جو دوست استطاعت کے باوجود اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہتے ہیں وہ سخت گھاٹے میں رہتے ہیں۔"

— مکرم میاں معراج دین صاحب آف دارالنصر وسطی ربوہ چاہ سردار والا میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"دو تین روز جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ بعض دوست مسجد میں آکر نماز باجماعت پڑھنے میں کچھ کوتاہی کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے فرداً فرداً ملاقاتیں کر کے انہیں اس طرف توجہ دلائی۔ جس پر بفضلہ تعالیٰ نمایاں فرق پڑا۔ خاکسار نے بچوں کو پڑھانے کا انتظام شروع کیا۔ نماز فجر اور مغرب کے بعد اس کلاس میں ۵ بچیاں اور ایک بچہ پڑھنے آتا تھا۔ خاکسار کو بھی پنجوقتہ نماز باجماعت اور باقاعدہ نماز تہجد کی توفیق عطا ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔"

● مکرم مسعود بوٹا صاحب آف ماڈل کالونی کراچی حلقہ تاڑی پور میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:۔

"اس وقت کے دوران ۸ اطفال کو پوری نماز باترجمہ اور ۷ احادیث بمع ترجمہ یاد کروائیں دوستوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تحریک کی گئی جس سے مسجد میں حاضر ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ایک بار حلقہ کا اجلاس عام ہوا جس میں خاکسار نے احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت برکات اور نظام جماعت کی پابندی کے بارے میں تلقین کی۔ وقفِ عارضی کی مبارک سکیم میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک کی جس پر سات خدام وانصار نے فارم پُر کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائے۔ ۱۳ انصار، خدام اور اطفال نے حضور پُرنور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔ حلقہ تاڑی پور کے مرکز نیو کالونی کے اجلاس میں احباب کو خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے اور صبر واستقامت کے ثمرات حسنہ کی طرف توجہ دلائی۔"

● مکرمہ امۃ الباسط زاہدہ صاحبہ اور مکرمہ خدیجہ شاہین صاحبہ بکٹ گنج مردان میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتی ہیں:

"ہم ۱۳ گھروں میں گئیں اور مستورات سے ملاقاتیں کر کے انہیں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور پھر اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نماز باترجمہ سنی جنہیں یاد نہیں تھی انہیں یاد کروائی۔ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ عورتوں کو جمعہ کے روز بروقت مسجد میں آنے کی تلقین کی تاکہ وہ حضور پُرنور کے ارشادات کو مکمل طور پر سن سکیں۔ بہنوں کو آپس میں محبت وپیار سے رہنے کی تحریک کی۔ دن کے فارغ اوقات میں یا رات کو درود شریف پڑھنے اور تسبیحات کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ وقفِ عارضی کی بابرکت سکیم میں شمولیت اختیار کرنے کی بھی تلقین کی۔"

● محترمہ سیدہ زرینہ صاحبہ ملیر توسیع کالونی کراچی ۲۷ کھوکھراپار میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتی ہیں:

"بچوں اور بچیوں کی باقاعدہ پڑھائی کا انتظام کر کے انہیں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم کا سبق دیا جاتا رہا۔ صحیح بخاری سے بعض چھوٹی چھوٹی احادیث یاد کروائیں۔ مستورات کو اجلاسوں میں شرکت کرنے کی تحریک کی۔ جنہیں نماز آتی تھی انہیں نماز کا ترجمہ یاد کرایا۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کروائیں۔"

● محترمہ نجمہ فردوس صاحبہ اور مکرمہ عذرا بانو صاحبہ کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتی ہیں:

"اس وقف کے دوران ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔ مستورات کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروائیں۔ ۱۵ عورتوں کو جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی۔ آٹھ گھروں میں تربیتی کام کیا۔ ۱۵ عورتوں کے گھروں میں جا کر انہیں دعائے قنوت، آیۃ الکرسی اور بعض دینی معلومات یاد کروائیں بعض عورتوں کو نماز سکھائی گئی۔ دو غیر از جماعت عورتوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔"

مجلس اطفال الاحمدیہ اوسلو (ناروے) کی پہلی تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ اوسلو (ناروے) کی تربیتی کلاس مؤرخہ ۲۴ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد نور اوسلو میں منعقد ہوئی۔ محترم کمال یوسف صاحب شعبہ انچارج ناروے نے کلاس کا افتتاح کیا۔ مندرجہ ذیل موضوعات پر مقررین نے عام فہم انداز میں روشنی ڈالی۔

مسجد کے آداب۔ مجلس کے آداب۔ حقوق والدین واولاد۔ اطفال احمدیہ کے اغراض ومقاصد اور ذمہ داریاں۔ ابتدائی تاریخ اسلام۔ ابتدائی تاریخ احمدیت۔ ہم احمدی کیوں ہیں؟ بنیادی احکام اسلام اور طریق نماز وغیرہ۔

آخری دن ۲۶ دسمبر کو اطفال کے مابین قرأت۔ تقریر۔ نظم۔ اذان۔ ذہانت اور صفائی کا مقابلہ ہوا۔ محترم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ ناروے نے جیتنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کیے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ آخر میں دعا ہوئی۔ اس طرح یہ تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(مرسلہ:۔ عطاء الرحمٰن محمود صاحب ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ میں

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوانوں اور عمر رسیدہ) کے لیے جن کے ہاں مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں۔ نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور استعداد کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو کسی وجہ سے اپنے طور پر قیام وطعام کا بندوبست نہیں کر سکتے اُن کے لیے دارالضیافت میں بھی انتظام کیا جا سکتا ہے نیز مستحق افراد کو ۲۰ روپے ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام، عمر، ولدیت، تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لیے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ کلاس کے لیے داخلہ کا عرصہ ایک سال ہے، لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیگا تو اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ فروری ۱۹۸۳ء تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ۱۵/۹ حصہ وعدہ کی ادائیگی ضرور فرمائیں

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

جماعت ہائے احمدیہ بیلجیم اور فرانس کے تیرہ افراد نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف اوّل میں شامل ہوئے ہیں اور آٹھ افراد نے صف دوم میں شمولیت کی توفیق پائی ہے۔ ان کی فہرست شائع کر کے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(صف اوّل)

سو پاؤنڈ یا زائد وعدہ کرنے والے

مولوی صالح محمد صاحب مبلغ انچارج بیلجیم فرانس
ظفر نذیر احمد صاحب بیلجیم
عبدالباقی شمس شیخ صاحب "
میاں سعید الدین احمد صاحب "
عائشہ بشریٰ صاحبہ "
شیخ تیجو صاحب فرانس
ناصر احمد خان صاحب "
عبدالماجد صاحب "
حبیب حیدر صاحب "
اشتیاق احمد صاحب "
لطف الرحمٰن ناز صاحب "
عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب "
بشیر احمد اعوان صاحب "

(صف دوم)

پچاس پونڈ یا زائد ادا کرنے والے

قریشی جمیل احمد صاحب بیلجیم
طاہر احمد آغا صاحب "
ممتاز ندیم شیخ صاحب "
رضی اللہ مبارک صاحب "
مبشر تیجو صاحب فرانس
خالد حسین صاحب "
حبیب الرحمٰن صاحب "
چوہدری محمد اسماعیل صاحب "

(باقی)

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم فریضہ ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا قرآن پاک میں جہاں بھی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتُوا الزَّکٰوۃَ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما دیتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے کئی احباب زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے کہ مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہو۔

لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن سے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مجاہدین تحریک جدید کیلئے امام عالی مقام کی دعائیں

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ جو افراد تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیتے ہیں وہ صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور ان کے حق میں ساری جماعت اور خصوصاً ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں عرش تک پہنچتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی قربانیوں کی ایک رپورٹ پر تحریر فرمایا۔

"الحمد للہ۔ اللھم زد فزد۔ جزاکم اللہ و جزاھم اللہ احسن الجزاء"

جملہ عہدیداران جماعت تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف بھرپور توجہ دلاتے ہیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم اہلیہ محترمی قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مرحوم پروفیسر جامعہ احمدیہ دل کی تکلیف کی وجہ سے سروسز ہسپتال لاہور میڈیکل یونٹ نمبر ۴ میں داخل ہیں۔ دل کا شدید حملہ ہوا ہے احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(محمد رشید قریشی ۔ بی ۴/۲۹۶ ٹاؤن شپ لاہور)

● خاکسار کے والد محترم نیاز قطب احمد بٹ پشاور میں گردن اور ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں تقریباً چھ سات ماہ سے علاج ہو رہا ہے لیکن درد دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کے ساتھ انہیں کامل شفا اور لمبی کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(تجمل قطب بٹ۔ ویسٹ جرمنی)

● میری بھاوجہ صاحبہ امۃ القدیر زوجہ شیخ عبدالرشید صاحب ایس ڈی او آف بورے والا حال کراچی شدید علیل ہیں۔ اپریشن متوقع ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مبشر احمد ——— ربوہ)

● خاکسار کے بڑے بھائی الحاج مبارک احمد صاحب عارف کلینک جی ٹی ایس سرگودھا گذشتہ ایک ہفتہ سے شدید کھانسی اور انفلوئنزا کی وجہ سے علیل ہیں قارئین الفضل سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے

(منور احمد کھوکھر انسپکٹر وقف جدید ۔ ربوہ)

● خاکسار کی اہلیہ محترمہ جنت النساء بیگم صاحبہ ۲۸ جنوری سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(صوفی عبدالغفور کارکن دفتر وقف جدید۔ ربوہ)

● میرا بیٹا الطاف احمد دس بارہ روز سے سخت بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جلد صحت یاب کرے۔ (محمد اصغر دارالصدر غربی ۔ ربوہ)

● ——— خاکسار کی اہلیہ محترمہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں زبان اور جسم کے دائیں حصہ پر فالج کا اثر ہے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے

(مقبول احمد بھٹی۔ باب الابواب ۔ ربوہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ اور اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خاں نواب شاہ (سندھ)

● عزیزم رانا رفیق احمد تین دن سے بیمار ہیں نیز میری بڑی بھاوجہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نذیر احمد صاحب دھرم پورہ لاہور کو دل کی تکلیف ہے ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن ۔ لاہور)

دعائے مغفرت

● میری خوش دامن اور ممانی محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالرزاق صاحب آف شیخوپورہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۳ء کو بوقت قریباً بارہ بجے دوپہر لقائے الٰہی وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ پر حصہ کی موصیہ تھیں جنازہ اسی رات ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لواحقین سے اظہار تعزیت بھی فرمایا اور نماز فجر کے بعد نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ الحمد للہ۔

بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ۶ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ۴ بیٹے اور ایک بیٹی شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک خالد محمود قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موسم شجرکاری کا شروع ہو چکا ہے۔ تمام ناظمین صاحب اضلاع و زعماء کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی مہم کو تنظیم کے تحت اپنے اپنے حلقہ میں شروع فرمائیں۔ اس سے قوم و ملت کی معیشت مضبوط ہوگی۔ نیز اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اعداد و شمار سے بھی مطلع فرمائیں کہ اس قدر تعداد میں درخت سڑکوں راستوں گھروں اور کھیتوں میں لگائے گئے ہیں۔

(قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

● چندہ عام ● حصہ آمد ● چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ٭ ناظر بیت المال آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۹۱:۔

میں خالد محمود نعیم ولد چودھری محمد یوسف صاحب قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۵ ناٹرے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ خالد محمود نعیم ولد چودھری محمد یوسف صاحب ربوہ حال نائیجیریا۔ معرفت وکالت مال ثانی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ محمد زبیر منگلا نائیجیریا۔ وصیت ۲۲۰۷۸۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ محمد اجمل شاہد امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۲:۔

میں نعیمہ نسیون زوجہ نسیون محمود صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۷۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

① حق مہر ایک لاکھ -/۱۰۰،۰۰۰ روپے وصول شدہ

② زیور طلائی وزنی ۸۵ گرام مالیتی سات لاکھ باسٹھ ہزار -/۷،۶۲،۰۰۰ روپے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۱،۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نعیمہ نسیون زوجہ نسیون محمود معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ ایم ایم ادریس انڈونیشیا۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ عبدالحمید سعید انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۳:۔

میں فہمیدہ تبسم زوجہ عبدالرزاق صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

① حق مہر دو ہزار روپے۔

② زیورات طلائی کانٹے دو جوڑی گلے کا ہار ایک عدد لاکٹ ایک عدد انگوٹھیاں دو عدد کڑے دو عدد کل وزن ۷۰ گرام ۷ ماشہ مالیتی -/۱۲۹۵۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ فہمیدہ تبسم ۳۹/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ عبدالرزاق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ ربوہ۔ خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۵۰۰۷۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ سید محمد محسن شاہ وصیت ۵۸۵۶۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۴:۔

میں سراج بی بی زوجہ شریف احمد صاحب اشرف قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

① حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے

② ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی -/۱۸۰ روپے

③ زیور طلائی چوڑیاں ۳ عدد وزنی ایک تولہ ۹ ماشہ بالیاں جوڑی وزنی ۷ ماشہ دو انگوٹھیاں طلائی وزنی ۷ ماشہ، کوکا وزنی ۴ رتی کل وزن ۲ تولہ ۱۱ ماشہ ۴ رتی مالیتی ۵ ہزار روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ سراج بی بی زوجہ شریف احمد اشرف صاحب چک ۱۵۲ شمالی ۵۔م خاص ضلع سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ ملک مظفر احمد جوئیہ صدر جماعت احمدیہ چک ۱۵۲ شمالی۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ حافظ محمد یوسف وصیت نمبر ۱۸۸۷۶۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۵:۔

میں محمد شریف ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام نگر پل مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

① زرعی زمین ۷ بیگھہ مالیتی -/۲۸،۰۰۰ روپے

② پختہ مکان مالیتی بیس ہزار -/۲۰،۰۰۰ روپے۔

③ دو بھینس معہ دو عدد کٹیاں مالیتی ۷ ہزار روپے

④ ایک کمرہ برائے مویشیاں مالیتی -/۵،۰۰۰ روپے

کل جائیداد مالیتی -/۶۰،۰۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب ساکن اسلام نگر پل مانگا ۴ مانگا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۱:۔ نصیر احمد

گواہ شد نمبر ۲:۔ ناصر احمد معلم وقف جدید حال مالو کے ضلع سیالکوٹ۔

زعماء/زعماء اعلیٰ/ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

ماہوار رپورٹ کارگزاری کا آپ کی طرف سے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے مگر ابھی تک بہت سی ایسی مجالس ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ جنوری کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں موصول نہیں ہوئی۔ اگر آپ نے ماہ جنوری کی رپورٹ مرکز کو ارسال نہیں کی تو براہ کرم فوری رپورٹ ارسال فرمائیں تاکہ مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہو سکے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ امتحان معیار اول اور دوم کے لئے تمام ممبرات لجنہ تیاری شروع کر دیں۔ دونوں امتحانات کا نصاب "لائحہ عمل" میں درج ہے ممبرات اپنی صدر صاحبہ سے مل کر معلوم کر لیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ امتحان یکم مئی کو ہوگا کیونکہ اجتماع پر کثرت رائے سے یہی فیصلہ ہوا تھا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : علمی ذوق

:- ڈنمارک :-

۴۷۔ مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن۔ ۴۸۔ مکرم نوح سوین ہانسن صاحب۔ ۴۹۔ مکرم کمال احمد صاحب کرد۔ ۵۰۔ مکرم محمد ادریس صاحب بنگش۔ ۵۱۔ مکرم ابراہیم صاحب لام بالرٹ۔ ۵۲۔ مکرم منصور احمد صاحب بشیر۔

:- فجی :-

۵۳۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب۔ ۵۴۔ مکرم ممتاز علی صاحب ایڈووکیٹ۔ ۵۵۔ مکرم عبداللطیف صاحب ۵۶۔ مکرم واحد کمال الدین صاحب۔ ۵۷۔ مکرم ماسٹر شوکت علی صاحب پی ایچ ڈی۔ ۵۸۔ مکرم عثمان خان صاحب۔ ۵۹۔ مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب۔ ۶۰۔ مکرم ماسٹر محمد یونس خان صاحب۔ ۶۱۔ مکرم شعبان شاہ صاحب۔ ۶۲۔ مکرم طاہر حسین منشی صاحب ۶۳۔ مکرم ڈاکٹر محمد سہراب صاحب۔ ۶۴۔ مکرم مبارک خان صاحب۔ ۶۵۔ مکرم حسن خان صاحب۔ ۶۶۔ مکرم ماسٹر تفضل حسین صاحب۔ ۶۷۔ مکرم منظور الٰہی خان صاحب۔

:- یوگنڈا :-

۶۸۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب ایم ایس سی کمپالہ

:- امریکہ :-

۶۹۔ مکرم ڈاکٹر حسن ساجد صاحب۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے مربیان، معلمین، انسپکٹران سلسلہ عالیہ احمدیہ

جملہ مربیان، معلمین، انسپکٹران کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کے متعلق اخبار الفضل میں اعلانات بھی کروا دیئے گئے ہیں آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ جس جماعت میں جائیں اس جماعت سے معلوم کر لیا کریں کہ آپ کی جماعت کا نیا سہ سالہ انتخاب عہدیداران ہو چکا ہے یا کہ نہیں اگر نہ ہوا ہو تو قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر بھجوا دیا جائے۔

نظارت ہذا آپ کے تعاون کی بے حد ممنون ہوگی۔ بوقت انتخاب اس امر کی تصدیق کی جائے کہ منتخب شدہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اس طرح ہر انتخاب کروانے والا شخص بھی یہ تصدیق کرے۔

(ناظر اعلیٰ)

اہلِ ربوہ کیلئے خوشخبری

آپ کی پسند اور ذوق کے مطابق عمدہ اور سستے کپڑے کا ڈپو۔ صرف ایک بار آزمائیے

اسلم کلاتھ ہاؤس بالمقابل پوسٹ آفس ریلوے روڈ ربوہ

بفضلہ تعالیٰ کینسر کا شافی علاج

طب یونانی اور جرمن ہائیڈروپیتھی کی کتب کے سالہا سال کے مطالعہ سے کینسر کا ایک اصولی علاج معلوم ہوا ہے جو انشاء اللہ اس مرض کا شافی علاج ثابت ہوگا۔ "ضروری نوٹ" مریض جب خدا کے فضل سے صحت یاب ہو جائیگا تو معاوضہ بعد میں وصول کیا جائیگا۔

حکیم نذیر احمد مظہر ایم اے رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر (رجسٹریشن نمبر H-12851)
مظہر کلینک احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھیئے۔

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان کے — فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ بالمقابل ایوانِ محمود

میں ۲۴ اور ۲۵ فروری ۱۹۸۳ء کو مطلب میں حاضر ہونگے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک

مینیجر:۔ مشہور دواخانہ ربوہ

الفضل کی اشاعت میں اضافہ کے لیے

حضرت مصلح موعود کا ایک قیمتی ارشاد

حضرت مصلح موعود نے جماعت کے جملہ افراد خصوصاً امراء، عہدیداران اور مربیان جماعت کے نام ۱۹۶۱ء میں اپنے ایک پیغام میں فرمایا کہ:۔

"جملہ افراد جماعت کو بار بار تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہنے کی ضرورت ہے ..... جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس موجودہ رفتار سے تو تین سو سال تک بھی دنیا میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا ..... کام لینے والوں اور کام کرنے والوں کی باہمی کوشش سے ہی جلدی ترقی ہو سکتی ہے۔ کام کرنے والوں کو تو ثواب مل جائے گا ہی لیکن جو افسران اور ذمہ دار اصحاب اس طرف توجہ دلائیں گے ان کو بھی مفت میں ثواب مل جائے گا۔ اس لیے افسران کو چاہیئے کہ بار بار لوگوں سے ان کی کوششوں کے متعلق رپورٹیں بھی حاصل کرتے رہیں اس سے بھی توجہ قائم رہتی ہے کیونکہ دنیا کے دلوں کو فتح کرنا کسی ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ باہم مل کر کام کرنے سے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ خدا کا نور جس قوم میں ظاہر ہوتا ہے اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور اس قوم کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے سب لوگوں کو اس نور سے منور کرے اور جب تک ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ نہ ہو جائے اس کو چین نہیں آنا چاہیئے .....

روزے اور دعا کے ذریعہ روحانی طاقت بڑھتی ہے ان روحانی ذرائع کو بھی اختیار کر کے روحانی طاقتوں کو زیادہ کرو ..... احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ دو دو چار چار دوست مل کر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں تاکہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین اور ایمان افروز ارشادات سے فائدہ اٹھا سکیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں"۔ (بحوالہ ایک ضروری پیغام شائع کردہ نظارت اصلاح وارشاد مورخہ ۲۶/۹/۶۱ صفحہ ۴ تا ۶۔ (مرسلہ نذیر احمد خادم چک ۱۸۴ ج ضلع بہاولنگر)

ایک تاریخی دستاویز

حضورؒ کی زندگی کی جھلکیاں

ایک یادگار نمبر

پیارے آقا ---------- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

کی یاد میں ماہنامہ "خالد" ربوہ کی خصوصی اشاعت

ادارہ خالد عنقریب اپنے پیارے آقاؒ کی یاد میں ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ حضورؒ سے متعلق مختلف واقعات پر مشتمل مضامین، نظمیں اور تصاویر اولین فرصت میں ادارہ کو بھجوا کر اس نمبر کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تصاویر اشاعت کے بعد بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ ایسے احباب جو مضامین نہ لکھ سکتے ہوں۔ وہ واقعات ہی تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

(مرزا فرید احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم عبدالرحیم صاحب یونس آف کراچی قریباً چار ماہ سے ایکسیڈنٹ ہونے سے صاحب فراش ہیں پاؤں اور کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ہسپتال سے گھر آ چکے ہیں اور ان دنوں اپنے بیٹے کے پاس چٹاگانگ (بنگلہ دیش) میں مقیم ہیں ابھی تک کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی دعا کریں کہ اللہ مبارک و تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشدے تاکہ اپنے قدموں پر چل پھر سکیں اور کسی کے محتاج نہ رہیں۔

(مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی — ربوہ)

کوٹھی "الضیاء" کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک عدد کوٹھی "الضیاء" کرائے کے لئے خالی ہے جس میں بجلی سوئی گیس اور دیگر سہولیات موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر خاکسار سے بالمشافہ مل کر کرایہ نامہ طے کر لیں۔ یہ کوٹھی آئس فیکٹری روڈ پر ۲/۲ نمبر پر "الضیاء" کے نام سے واقع ہے

(بشارت احمد خان مکان نمبر ۵ دارالرحمت وسطی ربوہ)